رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۲۱ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۴۸

نامور مسلمانانِ ہند کی دردمندانہ اپیل کے خلاف

”احسان“ کی نکتہ چینی۔

تمام ہندوستان کے معزز اور سرکردہ مسلمان لیڈروں نے حال ہی میں جو دردمندانہ اپیل مسلمانانِ ہند سے کی ہے۔ اور جس کا ذکر ہم ایک گزشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق اگرچہ اخبار ”احسان“ کو یہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ وہ ”ہندوستان کے نامور مسلمانوں“ نے شائع کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ”مدیر و سردبیر احسان“ نے جن کی زندگی کی ساری کائنات چند روزہ اخبار ”احسان“ کے صفحات ہیں۔ اور جن کے متعلق ”احسان“ کے وجود پذیر ہونے سے قبل کسی کو اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کس گوشے میں ہیں۔ اپنا یہ حق سمجھا ہے۔ کہ ان نامور مسلمان لیڈروں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ جن کی عمریں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے اور انہیں فوائد پہنچانے میں گزر گئی ہیں۔ اور جن کے بوٹ کا تسمہ کھولنے کی بھی وہ اہلیت نہیں رکھتے:۔

چنانچہ انہوں نے نامور مسلمانوں کی دردمندانہ اپیل کے خلاف اس شان سے خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ گویا تمام نامور مسلمان ان کے سامنے طفلِ مکتب ہیں۔ اور اس بات کے محتاج ہیں۔ کہ ”آقا مرتضیٰ احمد خاں“ صاحب مدیر و سردبیر ”احسان“ انہیں درس سیاست و مذہب دیں۔ حالانکہ وہ اپنے علم و عقل کا جو مظاہرہ حال ہی میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کے متعلق کر چکے ہیں۔ اور جس میں انتہا درجہ کی شرمندگی و ندامت اٹھا چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ کسی کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ نامور مسلمانوں کے خلاف بے ہودہ سرائی کریں:۔

علاوہ ازیں انہیں نامور مسلمانوں کی دردمندانہ اپیل کے خلاف قلم اٹھاتے ہوئے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا اتنا تو دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ جن لوگوں کے منہ آنے لگے ہیں۔ ان کی قومی۔ ملکی۔ اور مذہبی خدمات کے مقابلہ میں وہ آج تک کیا کچھ کرتے رہے۔ اور کس قدر دینی اور ملکی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ اور نہیں۔ تو وہی مکتوب دوبارہ ملاخطہ فرما لیتے۔ جو حال ہی میں ”زمیندار“ نے شائع کیا تھا۔ اور جو بہت سے معزز افغان صاحبان نے اپنے نام سے شائع کرایا تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر نامور مسلمانانِ ہند کے خلاف نکتہ چینی کرنے سے باز نہیں رہے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مکتوب کے چند فقرات پیش کر دیئے جائیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ شخص جو غرور پندار میں دوسروں پر زبانِ طعن دراز کرنے۔ اور ان کی باتوں پر تنقید کرنے کے لئے بے تاب رہتا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور وہ کتنے پانی میں ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

”مدت سے ایک ہندوستانی بعض دوائر کی امداد کے سایہ میں اپنے آپ کو ملت افغانیہ کا ایک فرد ظاہر کر رہا ہے۔ یہ شخص افغانوں کی عادات اور اسلامی اخلاق کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔ اور اس کوشش میں اسے اس درجہ انہماک ہے۔ کہ وہ ایک لحہ چین سے نہیں بیٹھتا۔ اس شخص کا نام مرتضیٰ احمد ہے۔ .... ہم نہیں سمجھ سکتے بلکہ اس قسم کی خرافات لکھ لکھ کر یہ شخص قوم اور ملت کی کیا خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ شخص جو جالندھر کی کسی مسجد کے امام کا بیٹا ہے۔ مشرقیت۔ اور اسلامیت کا کیوں اتنا مخالف ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں افغانستان کا کوئی قبیلہ یا خاندان اور کوئی سیاسی یا مذہبی شہرت رکھنے والا فرد اس کی نیش زنی سے نہیں بچا“۔

یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے امور وہ ہیں جن کے جواب میں ”آقا مرتضیٰ احمد خاں“ کو سوائے یہ کہنے کے کچھ بن نہ آئی تھی۔ کہ

ہرچہ از دوست مے رسد نکوست

پس ہر ایک صاحب عقل و بصیرت کے لئے یہ سمجھنا بالکل آسان ہے۔ کہ وہ شخص جو ہر وقت اسلامی اخلاق کو بدنام کرنے میں منہمک رہتا ہو جس کی فطرت میں نیش زنی کا مادہ ہو جو مشرقیت اور اسلامیت کا سخت دشمن ہو۔ وہ ہندوستان کے نامور مسلمانوں کے خلاف بے ہودہ سرائی پر کیوں اتر آیا:۔

پھر یہ وہی شخص ہے۔ جس کی قومی۔ ملکی اور مذہبی خدمات کا بھانڈا اخبار ”اصلاح“ لاہور نے یہ لکھ کر پھوڑا ہے۔ کہ ”ابھی ابھی لاہور کے ایک اسلامی چیتھڑے کے متعلق مجھے معلوم ہوا۔ کہ خریدار نہ ملنے کے باعث دم توڑ رہا تھا۔ اور اس فکر میں تھا کہ کوئی ایسا عظیم الشان اور سفید جھوٹ ایجاد کرے جو پنجاب کی کوتاہ بین اخباری پبلک میں سنسنی پیدا کر کے اس کی اشاعت کو ایک رات میں بڑھا دے۔ اس سبک وقار اور ننگِ صحافت اخبار نے تمام دور بینی اور حیا کو بالائے طاق رکھ کر بالآخر بڑے عنوانوں کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ فلاں تاریخ کو استنبول کی جامع مسجد میں ساٹھ ہزار ترک اس مطلب کے لئے جمع ہوئے کہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ قادیان میں ایک ایسے پیر کی تعلیم کے خلاف صدائے احتجاج اس لئے بلند کریں۔ کہ اس تعلیم نے ”دنیائے اسلام“ میں فساد برپا کر دیا ہے قسطنطنیہ کے بڑے بڑے عمامہ پوش مشائخ اور علماء اس احتجاج میں شریک تھے۔ فلاں فلاں حضرت اور فلاں فلاں عالم نے دھواں دھار تقریریں کیں۔ ریزولیوشن پاس ہوئے۔ خود غازی مصطفےٰ کمال صدر جمہوریہ ترکیہ دو سو میل دور انقرہ میں بیٹھے اس کارروائی کو بغور بذریعہ ریڈیو سن رہے تھے۔ بالآخر بذریعہ لاسلکی ایک نہایت ہیجان خیز تقریر غازی موصوف نے کی۔ کہا کہ ترک قوم اس ”فتنہ دجال“ کو ملیامیٹ کر دیگی ترک انگریزی حکومت سے مواخذہ کر کے چھوڑیں گے۔ فاتح سمرنا کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔ بار بار اپنی تلوار پر ہاتھ رکھتا اور قصبہ قادیان کے ذکر پر لال پیلا ہوتا“۔

ان الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ اخبار احمدیت کا حامی نہیں۔ بلکہ مخالف ہے۔ اسی پرچہ میں اس نے نہایت بے ہودہ رنگ میں کئی بار احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ باوجود اس کے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا انگریزی اخبار سن رائز میں مضمون

پسماندہ جماعت کس طرح ترقی کر سکتی ہے

قرآن کریم کی ایک آیت سے لطیف سبق

معزز معاصر سن رائز نے اپنے دوسرے نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ اردو دان اصحاب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ معاصر سن رائز نے حضور کے اردو مضمون کا ترجمہ انگریزی میں کیا تھا۔ اور افسوس ہے۔ کہ اب ہمیں اصل مضمون نہ مل سکنے کی وجہ سے انگریزی سے پھر اردو میں ترجمہ کرنا پڑا ہے اس لئے مضمون کی اصل شان قائم نہیں رہی۔ آئندہ انشاء اللہ اگر معاصر موصوف نے کسی مضمون کا ترجمہ شائع کیا۔ تو اصل حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی ؛ (ایڈیٹر)

بنی نوع انسان کے لئے قرآن کریم ایک یقینی اور مکمل ہدایت ہے۔ آج مسلمان بے کس و بے بس ہیں۔ اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی کوششوں میں کچھ نقص ہے ؛

اگر مسلمان اپنی تجاویز پر بھروسہ کرنے کی بجائے قرآن کریم کو پڑھتے۔ اور اسے اپنا ہادی بناتے۔ تو کامیاب و کامران ہو جاتے قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ خالی باتیں بنانے کی بجائے عزم اور دیانت سے کام کرو چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے واوحینا الی موسیٰ واخیہ ان تبوا لقومکما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوٰۃ وبشر المومنین۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو ایسی نصیحتیں کی ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم بھی اپنی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس زمانہ کے مسلمان بنی اسرائیل سے کچھ بدتر نہیں۔ پس انہیں چاہیئے کہ ان نصیحتوں پر عمل کریں ؛

اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے موسےٰ اور اس کے بھائی کو وحی کی۔ کہ اپنی قوم کے لئے بڑے شہروں میں گھر بناؤ۔ ان گھروں کو مقابل لائنوں میں بنانا (یا ایک ہی نقشہ کے مطابق بنانا۔) اور جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے۔ باقاعدگی سے نماز پڑھنا۔ جو لوگ ہمارے احکام پر چلتے ہیں۔ انہیں کامیابی کی خوشخبری سنا دے ؛

ان سادہ الفاظ میں معانی کا ایک سمندر بھرا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ ترقی کرنے کے لئے پسماندہ قوم کو چاہیئے کسی مرکزی جگہ پر آباد ہو جائے۔ بہت سے خطرات تو اسی وجہ سے جاتے رہیں گے۔ کہ وہاں ذمہ وار حکام موجود ہوں گے۔ کیونکہ اپنی حفاظت کے لئے حکومت وہاں حفظ امن کا سامان زیادہ مہیا کرے گی۔ تاکہ کسی قسم کا فتنہ پیدا نہ ہو۔ ایک مرکز میں جمع ہونے کی وجہ سے بھی قوم زیادہ ترقی کرے گی۔ پھر اس آیت میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ مکانوں کو ایک دوسرے کی مقابل لائنوں میں بناؤ۔ اس سے ایک تو لوگ اکٹھے رہیں گے۔ دوسرے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تعاون کی روح پیدا کرو۔ تیسری بات یہ سکھائی کہ ایک نظام کے ماتحت رہو۔ چوتھے یہ کہ امیر اور غریب آپس میں محبت کے تعلقات پیدا کریں۔ ان کے درمیان اتنا بعد نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے سے دور رہیں۔ اقیموا الصلوٰۃ میں یہ تعلیم دی۔ کہ لوگ دعاؤں اور نمازوں میں مشغول رہیں۔ استقلال سے کام لیں۔ اور امید کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

اس آیت میں مندرجہ ذیل سبق دیئے گئے ہیں :-

۱۔ پسماندہ قوم کو چاہیئے کہ اپنی قوت کسی بڑی مرکزی جگہ میں مجتمع کر دے۔

۲۔ چاہیئے کہ آپس میں تعاون کی روح پیدا کی جائے۔ (۳) قوم کے ہر فرد کو چاہیئے۔ کہ اپنے بھائی کا نقصان اپنا نقصان سمجھے ؛

۴۔ قوم کے افراد کو چاہیئے کہ ایک مضبوط نظام کے ماتحت کام کریں۔ تاکہ طاقتیں ضائع نہ ہوں۔ اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی کام پر اس کی ضرورت سے زیادہ توجہ نہ کی جائے۔ اور نہ ہی کسی اہم کام کو نظر انداز کیا جائے ؛

۵۔ اللہ تعالےٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے نمازوں اور دعاؤں سے کام لیا جائے۔ صرف مادی اسباب پر بھروسہ نہ کیا جائے ؛

۶۔ استقلال سے کام کیا جائے۔ بہت سے کاموں میں لوگ محض اس وجہ سے ناکام رہ جاتے ہیں۔ کہ عین اس وقت جبکہ کامیابی قریب ہوتی ہے ہمت ہار بیٹھتے ہیں ؛

۷۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ لوگوں کو تعلیم دی جائے۔ کہ اپنی مشکلات کو نہ بھولیں۔ کام کی اہمیت کو مدنظر رکھیں۔ قربانی کی روح پیدا کریں۔ ناجائز فخر مضر ہے۔ امید کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ کیونکہ مایوسی قوم کو تباہ کر دیتی ہے ؛

ان نصیحتوں پر آج بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ کاش مسلمان خود ساختہ تجاویز کی بجائے متحدہ طور پر کوشش کریں۔ اور انفرادی کاموں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اجتماعی زندگی پیدا کریں ؛

بہاء الحق صاحب کی ایک غلط بیانی کے متعلق چیلنج

مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری نے دروغگو را بر روئے تو کا مصداق بن کر اپنے لیکچر میں جو انہوں نے مجلس مشاورت کے ایام میں قادیان میں دیا۔ جہاں اور بہت سی غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں سے کام لیا۔ وہاں یہ بھی کہا۔ کہ مرزائی منارۃ المسیح پر چڑھ کر روزانہ کہتے ہیں۔ اشھد ان مرزا رسول اللہ اس کے متعلق محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سائیکل مرچنٹ نے حسب ذیل چیلنج بقلم جلی بورڈ پر لکھ کر شارع عام میں رکھ دیا۔ جو تین دن تک رکھا رہا۔ مگر کسی احراری کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ اُسے منظور کرتا۔

مولوی بہاء الحق صاحب نے رات کی تقریر من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا سے شروع کی۔ اور پھر اجرائے نبوت وغیرہ کے متعلق باتیں شروع کر دیں۔ خیر یہ تو ان لوگوں کی عام طور پر حالت دیکھی جاتی ہے۔ کہ کوئی تقریر مسلسل نہیں ہوتی۔ گھبراہٹ میں انہیں یاد بھی نہیں رہتا۔ کہ کیا کہنا تھا اور کیا کہہ دیا۔ مگر ایک عجیب و غریب بات آپ نے کہی۔ کہ مرزائی منارۃ المسیح پر چڑھ کر روز کہتے ہیں۔ کہ اشھد ان مرزا رسول اللہ اب میں قادیان کے ان احراریوں سے جن کو ذرا بھی خوف خدا ہو۔ دریافت کرنے کا بجا طور پر حق رکھتا ہوں۔ کہ کیا جب سے منارۃ المسیح بنا ہے۔ کسی نے ایک بار بھی یہ الفاظ سنے ہیں۔ اگر کوئی ثابت کر دے۔ تو اس کو میں ایک نیا سائیکل انعام میں دوں گا۔ کیا ایسی ہی باتیں کر کے آپ لوگ ہمیں احمدیت سے منحرف کر سکتے ہیں۔

اس چیلنج کو کسی احراری کے منظور نہ کرنے کی وجہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ ان لوگوں کو دیانت سے کوئی واسطہ نہیں۔ بلکہ دیدہ دانستہ غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں میں مصروف ہیں ؛

ایک احمدی مبلغ کی جاپان کو روانگی

صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے انشاء اللہ یکم مئی کو ۳ بجے کی گاڑی پر جاپان روانہ ہونگے احباب ان کے بخیریت پہنچنے اور کامیابی کیلئے دعا کریں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رنگون میں احمدی مبلغ

تمام جماعتہائے احمدیہ ملک ما کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مولوی احمد خاں صاحب مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ رنگون بھیج گئے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ انکو اپنے پاس بلا کر فائدہ اٹھائیں۔ پہنچنے پر انکو اطلاع دیں۔ مولوی صاحب کا پتہ یہ ہے۔

A.K. Naseem M.A.

(Ahmadiyya Missionary C/o Sh. Mohammad Said B.A. L.L.B. 13/164 Sule Pagoda Rd. Rangoon)

ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقرار نامہ پر مخالفین کے بیہودہ اعتراضات

پچھلے دنوں ناظم انجمن معین الدین ہوشیار پور کی طرف سے ایک پوسٹر شائع کیا گیا تھا جس میں اخبار "زمیندار" سے ایک مضمون نقل کر کے یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو ایک ایسے اقرار نامہ پر دستخط کئے۔ جس میں یہ درج تھا۔ کہ حضور آئندہ الہام اور پیشگوئیاں نہیں کریں گے۔ آج کل احراریوں کی طرف سے اس پر بہت زور دیا جا رہا۔ اور ہر جگہ اس بنا پر وہ سخت بد زبانی اور بد گوئی کر رہے ہیں:۔

ان لوگوں کی طرف سے اقرار نامہ کے جو الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

"آئندہ میں ایسی پیشگوئیاں شائع کرنے سے پرہیز کروں گا۔ جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جا سکیں۔ کہ کسی شخص کو ذلت پہنچے گی۔ یا وہ مورد عتاب الٰہی ہو۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا جس کا یہ منشا ہو۔ اور ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو۔ کہ فلاں شخص ذلت اٹھائیگا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ میں اس امر سے باز رہونگا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔ یا کوئی ایسی تحریر یا تقریر شائع کروں جس سے ان کو دکھ پہنچے۔ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ دجال۔ کافر۔ کاذب۔ بطالوی نہیں لکھوں گا۔ میں ان کی پرائیویٹ زندگی۔ یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہ کروں گا۔ جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔"

غلط نتیجہ

اس تحریر کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ "دنیا میں جتنے پیغمبر اور نبی خدا تعالےٰ کی طرف سے آئے۔ سب نے مختلف قسم کی مشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں۔ مگر وحی الٰہی کی تبلیغ میں سر مو فرق نہ آیا۔ بڑی بڑی حکومتیں اور جابر بادشاہ انہیں مرعوب نہ کر سکے۔ لیکن ہمارے پنجابی نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ کہ حکومت کے ایک ہی نوٹس نے کھرا کھوٹا الگ کر دیا۔ سب پیشگوئیاں اور الہامات بند ہو گئے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب نے تحریری معافی نامہ عدالت میں داخل کر کے اپنا پیچھا چھڑایا۔"

تحریف و تبدیل

قطع نظر اس سے کہ اس اقرار نامہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ اس بارے میں بھی مخالفین نے اپنی مناسبت پہلے منکرین انبیاء کے ساتھ ثابت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر کر دی ہے۔ کیونکہ یہ دستور اور طریق چلا آیا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے مخالف ان کے کلام کو تبدیل کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تا صداقت اور حقانیت پر پردہ پڑ جائے۔ اسی وجہ سے یحرفون الکلم عن مواضعہ کا خطاب ان کو ملتا رہا ہے۔ اب یہ اقرار نامہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی بہت سے الفاظ کو بدل دیا گیا ہے۔ اصل اقرار نامہ جو محترم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کے پاس موجود ہے۔ اور جو عدالت کی مصدقہ نقل ہے۔ اس میں یہ الفاظ قطعاً نہیں ہیں۔ کہ "میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا" بلکہ یہ الفاظ مخالفین نے اپنی طرف سے اقرار نامہ میں بڑھا دیئے ہیں:۔

اصل اقرار نامہ کے الفاظ

اصل اقرار نامہ کے الفاظ یہ ہیں۔ ۱۔ میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر کی جائے۔ یا نامناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جائے۔ یا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد ہو۔ شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔ (۲) میں اس سے بھی اجتناب کروں گا شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جائے۔ کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے یا جس سے ایسا نشان ظاہر ہو۔ کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی ہے۔ یہ ظاہر کرے۔ کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے (۳) میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کرونگا۔ جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہووے۔ یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں۔ (۴) میں اجتناب کروں گا ایسے مباحثہ میں مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تحریر لکھوں۔ یا شائع کروں۔ جس سے کہ اسکو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کے یا اس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کروں۔ جیسا کہ دجال۔ کافر۔ کاذب۔ بطالوی۔ میں کبھی اسکی آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ نہیں شائع کرونگا جس سے کہ اس کو آزار پہنچے۔ (۵) میں اجتناب کروں گا۔ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لئے بلاؤں۔ اس امر کے اظہار کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس بات کے لئے بلاؤں گا۔ کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیشگوئی کریں (۶) میں حتے الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کاربند ہونے کے لئے ترغیب دوں گا۔ جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱-۲-۳-۴-۵ میں اقرار کیا ہے۔

یہ وہ اصل اقرار نامہ ہے۔ جو عدالت میں دیا گیا۔ اس میں اس بات کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بعد الہامات شائع کرنے بند کر دیں گے۔ اور واقعات شاہد ہیں۔ کہ آپ کے یوم وصال تک الہامات کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا:۔

اقرار نامہ طرفین سے تھا

مخالفین کی ایک کھلی ہوئی بد دیانتی یہ بھی ہے کہ وہ اس اقرار نامہ کو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اقرار نامہ حضرت اقدس مسیح موعود اور مولوی محمد حسین بٹالوی دونوں کی جانب سے تھا۔ اور فریقین نے اس پر اپنے اپنے دستخط ثبت کئے تھے۔ جس میں مندرج تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر۔ کاذب۔ دجال وغیرہ نہیں کہے گا۔ اور نہ ہی قادیان کو چھوٹے کاف سے لکھے گا۔ اور نہ حضور سے انذاری پیشگوئیوں کا طالب ہوگا۔ نہ مباحثہ کے لئے بلائے گا۔ چنانچہ اس نے خود اس اقرار نامہ کو ایک اشتہار کی شکل میں شائع کیا اور اس کے نیچے یہ الفاظ لکھے:۔

"اس مضمون کے اقرار نامہ پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں بجائے اس اقرار لینے کے کہ بٹالوی کو بطالوی ط سے نہ لکھا جائے گا۔ یہ اقرار لیا گیا ہے۔ کہ قادیانی کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جائے گا۔ میں اس اقرار نامہ کے مطابق عمل کرونگا اور اس پر دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس پر کاربند ہوں۔"

پس اقرار نامہ کے الفاظ اور مولوی محمد حسین کے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ عدالت اس امر کو منضبط تحریر میں لائی تھی۔ کہ ایک فریق دوسرے کے متعلق بطور خود انذاری پیشگوئی نہ کرے اور سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلے سے عمل تھا۔ چنانچہ آپ کسی کے متعلق انذاری پیشگوئی تبھی شائع فرماتے تھے۔ جبکہ وہ خود اسکی خواہش کرے۔ اور سخت الفاظ کا استعمال صرف الزاماً اور جواباً بعض اوقات دیتے تھے۔ لیکن جب فریق مخالف اس سے رک گیا۔ اور اس نے اس سے رجوع کر لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس اقرار نامہ کو تسلیم کر لیا۔ جو کہ حضور کی دلی خواہش اور اصل مدعا تھا:۔

دو سال قبل کا اعلان

اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اقرار نامہ سے دو سال پہلے اعلان فرما چکے تھے۔ چنانچہ حضور نے ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جو کتاب البریہ میں درج ہے۔ اس میں لکھا ہے "میں نے بعض اشخاص کی موت وغیرہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ لیکن نہ اپنی طرف سے بلکہ اس وقت اور اس حالت میں کہ جبکہ ان لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیشگوئی کے لئے مجھے تحریری اجازت دی۔ چنانچہ ان کے ہاتھ کی تحریریں اب تک میرے پاس موجود ہیں جن میں سے بعض ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں شامل مثل کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ باوجود اجازت دینے کے پھر ڈاکٹر کلارک صاحب نے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اصل واقعات کو چھپایا۔ اس لئے آئندہ میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں پر کوئی انذاری پیشگوئی کی جائے۔ بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا۔ کہ اگر کوئی انذاری پیشگوئی کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہ کی جائیگی۔

احراریوں کے رازہائے سربستہ

اور

"احسان" کی پردہ پوشی

اسی صفحہ پر سیکرٹری صاحب احرار ریفارم لیگ کا جو مضمون شائع ہو رہا ہے۔ اس میں ایک سوال یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ

"کیا اب "احسان" میں کوئی خاص اطلاعات موجود ہیں۔ جن کی پردہ پوشی ضروری سمجھی گئی ہے۔ اور صرف اس قسم کا نوٹ دے کر کتمان حق کا مقدس فرض سرانجام دیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب اور قاضی صاحب مصالحت کر لیں"

"احسان" کا یہ نوٹ حسب ذیل ہے۔

"مولانا احسان احمد شجاع آبادی کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ڈاکٹر نذر محمد صاحب صدر مجلس احرار اسلام جہلم کو ان سے بعض شکایات ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ہم ان شکایات کو اخبار کے ذریعے منظر عام پر لائیں۔ لیکن ہماری خواہش ہے۔ کہ قوم کے دو خادموں کے تعلقات زیادہ کشیدہ نہ ہوں۔ لہٰذا ہم مولانا احسان احمد سے مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہم قطار بھائی کی شکایات کے ازالہ کی سعی فرمائیں"۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مدیر احسان دیدہ دانستہ ان حالات کی پردہ پوشی کر رہا ہے۔ جو ایک بہت بڑے احراری نے نہایت ضروری سمجھ کر اخبار میں شائع کرنے کے لئے بھیجی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف رطب و یابس اس دعوے کے ساتھ شائع کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ مظلومین کی حمایت کی جا رہی ہے۔ اور اس سے قادیان کی اصلاح مدنظر ہے۔ ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ اپنے گھر کی اصلاح کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتا۔ اور کیوں وہ راز منکشف نہیں کرتا جس سے مخلص خادموں کے تعلقات کشیدہ ہوئے ہیں۔

احراریوں کی عیاریوں کا پردہ فاش

احرار ریفارم لیگ کا قیام

جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہم عرصہ دراز سے روزنامہ "احسان" میں "احمدیہ ریفارم لیگ" (جس کے مسلسل مضامین سے ہی اس کے خانہ ساز ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔) کے مضامین پڑھ رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ "احسان" باوجود اس دعوے کے کہ وہ حق کا علمبردار ہے اور کتمان حق اس کے ایڈیٹر کے نزدیک بدترین جرم ہے۔ اس معاملہ میں اپنی دنائت کا ثبوت دے رہا ہے۔ "احمدیہ ریفارم لیگ" کے خود ساختہ مضامین تو شائع ہو جاتے ہیں لیکن احرار کے وہ سیاہ کارنامے جو بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو لوٹنے اور لیڈروں کی انتہائی عیاشی پر مشتمل ہیں۔ باوجود بعض دردمند اور حساس لوگوں کے متوجہ کرنے کے بھی آج تک شائع نہیں ہو سکے۔ ہم مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ "احرار ریفارم لیگ" کے زیر علم ان عیاریوں کو پبلک کو روشناس کرایا جائے۔ جو احراری اس وقت محض روپیہ بٹورنے کے لئے کر رہے ہیں اخبار "احسان" کے مدیران باہوش کو کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ان حقائق کی تردید کریں۔ اور اگر ان کی ضمیر بالکل مردہ نہیں ہو گئی۔ تو وہ تحریرات جو بعض مخلص مسلمانوں کی طرف سے ان کے دفتر میں موجود ہیں۔ شائع کر کے مسلمانوں کو احراری نادر گردی سے بچائیں ورنہ ہم مجبور ہو جائیں گے۔ کہ نمبر وار سلسلہ مضامین شائع کر کے روزنامہ "احسان" اور احرار دونوں کے سیاہ کارنامے پیش کریں۔ سردست صرف چند اشارات دیتے ہیں۔ تاکہ انہیں آئندہ معلوم ہو جائے۔ کہ "احمدیہ ریفارم لیگ" کی طرح خود ساختہ اور مصنوعی لیگ کی طرح جھوٹے واقعات نہیں دیں گے۔ بلکہ وہ واقعات ہوں گے جن سے سنجیدہ سے سنجیدہ لیڈران احرار بھی کانپ اٹھیں گے۔ اس وقت احرار اور اخبار "احسان" کے غور و فکر کے لئے پہلی قسط پیش کی جاتی ہے۔

مجلس احرار کے بانی مبانی اگرچہ ایسے لوگ ہیں۔ جن کی عیاریوں اور سیاہ کاریوں سے اکثر لوگ واقف ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے ہر جگہ اپنے ہم رنگ لفنگوں کی پارٹیاں بنا رکھی ہیں۔ جو ہر وقت شرفاء کی پگڑیاں اچھالنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے جہاں جہاں احراری پائے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہاں کے لوگ ان سے سخت نالاں ہیں۔ ان کی اوباشانہ زندگی سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ان کے شرمناک کارنامے خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کو خاموشی کے ساتھ دیکھتے رہے ہیں۔ لیکن خاموشی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ اب جبکہ احراریوں کی عیاریاں حد سے بڑھ چکی ہیں۔ اور وہ اپنی نفس پرستی کے لئے مسلمانوں کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض حساس اور دردمند مسلمانوں نے تہیہ کیا ہے۔ کہ احراریوں کو اصلاح حال کی طرف اور مسلمانوں کو انکے شرمناک کارناموں کی طرف توجہ دلائیں۔ اسی سلسلہ میں حسب ذیل مضمون ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجا ہے:

(۱) قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر مجلس استقبالیہ احرار اسلام کانفرنس ملتان جب مجلس استقبالیہ کا خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اس وقت غازی عبد الرحمن صاحب کے اخبار کی ڈیڑھ سو کاپیاں مولانا حبیب الرحمن صاحب نے یکمشت خرید کر جلا دیں۔ کیا ہم دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ وہ پرچے کیوں جلائے گئے؟ اور ان میں کون سے واقعات درج تھے۔

(۲) مولانا عطاء اللہ صاحب بخاری سیالکوٹ میں میونسپل کمیٹی کے پروپیگنڈے کے لئے جاتے ہیں۔ ایک مخلص نوجوانوں کی پارٹی سے ڈیڑھ سو روپیہ لیتے ہیں۔ پھر الیکشن میں ناکام ہو کر پبلک جلسہ میں ایک تقریر کے دوران میں پبلک کے مطالبہ پر کیا جواب دیتے ہیں۔ اور اب وہ سیالکوٹ کیوں تشریف نہیں لے جاتے۔

(۳) راولپنڈی کے صدر بازار میں انکے کارناموں کے سلسلہ میں کیا اطلاعات اخبارات کو پہنچیں

(۴) ڈاکٹر نذر محمد صاحب صدر احرار اسلام جہلم اور قاضی احسان احمد صاحب کے تعلقات کیا ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک دفعہ احرار اسلام کے دفتر میں قاضی صاحب کے گلے میں پھندا ڈال کر کیوں گالیاں دیں۔؟

(۵) کیا اب "احسان" میں کوئی خاص اطلاعات موجود ہیں۔ جن کی پردہ پوشی ضروری سمجھی گئی ہے۔ اور صرف اس قسم کا نوٹ دے کر کتمان حق کا مقدس فرض سرانجام دیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب اور قاضی صاحب مصالحت کر لیں

(۶) کیا چوہدری افضل حق صاحب صرف اس لئے کہ کھیل بگڑ نہ جائے۔ قاضی صاحب کی عیاشیوں کے سالقبل ادا کرنے کے لئے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

(۷) کیا کسی زمانہ میں ڈاکٹر عبد القوی سابق خزانچی احرار اسلام نے مولانا ظفر علی خان کو رشوت دے کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کی

(۸) ڈاکٹر عبد القوی صاحب کیا واقعی تحریک احرار سے قبل مفلس اور مقروض تھے۔ ایک محلہ میں رہتے تھے۔ اور اب ہزارہا غریب نوجوانوں کو تباہ کرانے کے بعد خود نہ صرف یہ کہ قرض ادا کر چکے ہیں۔ بلکہ ایک موٹر بھی خرید لی ہے۔ اور کوٹھی میں رہتے ہیں۔ یہ سارا روپیہ کہاں سے آیا؟

(۹) کیا یہ صحیح ہے کہ فیروز خان نون ایجوکیشنل منسٹر اب گورنمنٹ کی طرف سے مولانا احمد علی صاحب انجمن خدام الدین والے کو خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بڑی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ کیا یہ درست ہے۔ کہ اب یہ درویش صفت بزرگ بھی آٹے کی بوریوں کے بدلے سر فیروز خان کے ہاتھوں فروخت ہو چکے ہیں۔

(۱۰) کیا عطاء اللہ صاحب بخاری نے واقعی تین ہزار روپیہ کا ایک مکان خرید لیا ہے حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی نے ایک عالی شان بلڈنگ بنالی ہے۔ اور عبد الغفار صاحب غزنوی دل ہی دل میں غصہ کھاتے ہوئے امرتسر میں لوگوں سے اب دس ہزار روپیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ بھی کرایہ کا مکان چھوڑ کر ذاتی مکان خرید سکیں۔ اگر ایک ہفتہ تک اخبار "احسان" نے ... جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم خود نمبر وار جواب دیں گے۔ (سیکرٹری احرار ریفارم لیگ لاہور)

غیر مبائعین کے ایک بہتانِ صریح کا ازالہ

مذہب کے نام سے خیانت

بابو محمد رمضان صاحب ہمارے غیر مبایع دوست نے اخبار پیغام صلح لاہور کا پرچہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء بغرض مطالعہ دیا۔ جس میں ایک مضمون زیر عنوان حسد کے مظاہرے۔ افتراء پردازی اور بدظنی کی انتہا۔ از قلم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہماری نظر سے گذرا یہ مضمون کیا تھا۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی سیاہ قلبی بدظنی اور افتراء پردازی کا واقعی مظاہرہ تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بغض وحسد نے ان کے قلوب مسخ کر دیئے اور عقلیں زائل کر دی ہیں جو کچھ اس مضمون میں لکھا ہے۔ اس کی بناء وہ مضمون ہے جو میر مدثر شاہ صاحب کے افترا کا نتیجہ ہے۔ اور جو کسی ناقابل ذکر شخص سمندر کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اس کا حرف حرف جو کذب اور افتراء سے بھرپور ہے۔ وحی جان کر یقین کر لیا ہے۔ کہ ایک بڑا حربہ احمدیت کے خلاف ہاتھ آیا ہے اور ایک شخص کے افتراء اور کذب بیانی کو حضرت امیر المومنین اور آپ کی جماعت کا عام ایمان اعتقاد اور رویہ ظاہر کیا ہے۔ کیا مذہب کے نام سے اس سے بڑھکر بھی خیانت ہو سکتی ہے جس کا ارتکاب ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے۔

کھلا افتراء

میرے درس القرآن کریم کے وقت صرف ایک سمندر موجود نہ تھا۔ اور بھی کئی اشخاص تھے۔ ہم ہر ایک حربہ قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص یہ شہادت دیدے۔ کہ ہم نے سائل کے جواب میں یہ کہا تھا۔ کہ معاذ اللہ حضرت محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ایک بیوہ عورت کے غلام ہے۔ اور اس کے مال کو غبن کیا۔ ہماری طرف سے تو لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا تحفہ پیش ہے۔ اس شخص کو۔ جس نے یہ غلط بیانی کی۔ خواہ وہ سمندر ہو یا مدثر شاہ یا ڈاکٹر بشارت احمد۔ ورنہ ثابت کریں۔ کہ جو فقرہ میری طرف منسوب کیا گیا ہے وہ میں نے کہا ہے۔ اور جب اصل بناء ہی بےحقیقت کذب اور افتراء ہے۔ تو اس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی تمام ہرزہ سرائی بناء الباطل علی الباطل ہے۔ بے شک سائل نے کہا تھا۔ کہ مخالف کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی وقت پٹواری تھے۔ اس کا خاکسار نے جواب دیا کہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی پٹواری نہیں رہے۔ دوم ملازمت کوئی عیب نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرعون مصر اور عزیز مصر کے غلام اور پھر ملازم رہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملازمت کی۔ اور بکریاں بھی چرائیں۔ بعض صحابہ کفار کی ملازمت یا مزدوری کرتے رہے۔ پس کسب حلال منع نہیں

افتراء کرنیوالے کی حقیقت

اس وقت معترض نے مرغی انڈے کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا جس کا ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے۔ اور میرے جواب میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال کو غبن کرنے کا ذکر اسی سمندر کی بے ایمانی کا نتیجہ ہے۔ جسے انجمن احمدیہ پشاور سے اس واسطے نکالا گیا ہے۔ کہ اس نے میاں شہاب الدین صاحب احمدی اپیل نویس صوابی کے کوٹ کی جیب سے ۶۰ روپے چوری نکال لئے تھے اور جس کے گواہ میاں فضل الرحیم صاحب احمدی کلرک دفتر انہار مردان ہیں۔ اور اگر وہ اس معاملہ میں بری الذمہ ہونا چاہتا ہے۔ تو حلف مؤکد بعذاب اٹھائے۔ کہ کیا یہ واقعہ اس کے اخراج کا سبب نہیں ہے۔

مسیح موعودؑ رسول کریمؐ کے غلام ہیں

ہم نے حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی اور نبی اللہ اس لئے مانا ہے کہ اس سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور ہم آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام یقین کرتے ہیں۔ پھر رقابت اور مخالفت کا سوال کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

یہ شخص سمندر راولپنڈی میں بھی رہا ہے۔ وہاں کی انجمن احمدیہ بتا سکتی ہے۔ کہ وہاں وہ کس حیثیت میں رہا۔ اور کیوں نکالا گیا۔ رہا اس کا بیان دربارہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ اس پر امید ہے مقصود علی شاہ صاحب احمدی مقیم مانسہرہ روشنی ڈالیں گے۔ کہ وہ گاؤں سے احمدیت کے سبب نکالا گیا۔ یا بیکاری اور بے مائیگی کے سبب نکلا۔ خدا تعالےٰ نے مدثر شاہ صاحب کو کسی کو احمدیت میں داخل کرنے کی تو توفیق دی نہیں اور ۱۹۱۲ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک کی تبلیغ کا نتیجہ جو کچھ نکلا ہے۔ وہ ان کو معلوم ہے۔ اگر وہ اس قسم کے افتراء پرداز لوگوں کو آلۂ کار نہ بنائیں۔ تو انجمن اشاعت اسلام لاہور کو کس طرح لوٹ سکیں۔ اگر یہ مضمون ان کا بتایا اور لکھوایا ہوا نہیں۔ تو وہ حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر اعلان کریں۔ کہ یہ مضمون سمندر مذکور نے لکھا ہے ان کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں۔

جو چندہ جماعت احمدیہ دیتی ہے۔ اور جس کے ضائع ہونے کا رونا سمندر یا مدثر شاہ نے رویا ہے۔ اس میں تو انہوں نے کبھی حصہ نہیں لیا۔ وہ ذرا اپنے چندوں کی حقیقت شیخ غلام محمد مدعی مصلح موعود سے پوچھ لیں۔ اور جو روپیہ پانچ ہزار غرباء جماعت سے جمع کر کے پشاور میں ضائع کیا گیا ہے۔ اس کے خرچ کا صحیح محل اور موقعہ بھی بتا دیں۔

رسول کریمؐ کی تحقیر کرنیوالا ملعون ہے

غرض سمندر کے بیان میں میری طرف جو الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔ وہ محض افتراء ہیں۔ یا جس شخص نے یہ الفاظ کہے یا لکھے میرے نزدیک وہ لعنتی اور ملعون ہے۔ اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میں واقعی کوئی شرافت موجود ہے۔ تو آئندہ ایسی بے بنیاد باتوں پر طوفان بے تمیزی نہ برپا کیا کریں۔

اخبار مدینہ سے گزارش

چونکہ اخبار "مدینہ" نے اخبار پیغام صلح کی کذب بیانی کی بناء پر اپنے دل کا بخار نکالا ہے اس لئے اس سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہماری تردید بھی شائع کر دے۔ ہم مدیر مدینہ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اخبار پیغام صلح کے نامہ نگار کا مضمون اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تشریح سب جھوٹ ہے ؎

(قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور)

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بے بنیاد الزام

بجنور کے اخبار "مدینہ" کی ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں "قادیانیوں کی گستاخیوں کی انتہا" کے زیر عنوان اخبار "پیغام صلح" کے ایک مضمون کی بناء پر جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کے متعلق جو غلط بیانی کی گئی ہے۔ اس کی تردید اگرچہ جناب قاضی صاحب موصوف نے اسی صفحہ پر کر دی ہے۔ مگر مدینہ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ

"قادیانیوں کے دلوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اس طرح اڑ گئی ہے جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے نکل جاتا ہے۔ ان کے دل میں سب سے اول مقام مرزا صاحب کو حاصل ہے۔ اور انکی محبت میں ان پر اعتراض کرنیوالوں کا منہ بند کرنیکے لئے وہ براہ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور اسے خدمت دین سمجھتے ہیں"

اسکے جواب میں مختصراً کچھ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مشہور ترین شعر ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ۔ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی اللہ تعالےٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق میرے رگ و ریشہ میں جاگزیں ہے۔ اور اگر محبت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام کفر ہے۔ تو بخدا مجھ سے بڑا اور کوئی کافر دنیا میں نہیں۔ پھر آپ کا الہام ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم یعنی ہر قسم کی برکت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوجہ سے ہی حاصل ہوتی ہے پس مبارک وہ رسول جس نے سکھایا اور مبارک وہ جس نے سیکھا۔ اس طرح بکرات و مرات آپ نے فرمایا "نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کیساتھ رکھو۔ اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنیکے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اتمام الحجت میں فرماتے ہیں:- "اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جسقدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح ابن مریم اور ملاکی اور یحیٰ وغیرہ وغیرہ انکی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا کے پیارے تھے۔" (صفحہ ۲۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ کلمات طیبات جن کے ایک ایک لفظ پر جماعت احمدیہ کا ایمان ہے۔ اس امر کو نہایت واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پر سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا الزام لگانا کتنا بڑا بہتان اور شرمناک افتراء ہے۔ جس کی توقع کسی شریف اور نیک نیت انسان سے نہیں کی جا سکتی ؎

بہار میں اسلام پر آریوں کے اعتراضات

احمدی مبلغ کی طرف سے مدلل جواب

بیگوسرائے میں چند سال سے آریوں نے جدوجہد جاری کر رکھی ہے۔ ہر سال جلسہ وسیع پیمانہ پر کرتے ہیں۔ اس سال علاوہ دیگر پنڈتوں کے تیج سنگھ گپت اور پنڈت رام چندر دہلوی بھی بلائے گئے۔ پنڈت رام چندر نے وید و قرآن کے الہامی ہونے کی نسبت تقریر کی جس میں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ کہ بمقابلہ وید قرآن پاک الہامی نہیں ہو سکتا علاوہ اس کے آیات قرآنی کے غلط معنی پیش کر کے پبلک میں اسلام کے خلاف برے اثرات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اتفاق سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بعد اختتام پراونشل کانفرنس بھاگلپور یہاں تشریف لے آئے۔ اور فوراً آریوں کے جلسہ میں پہنچ گئے۔ آیات قرآنی کے صحیح معنی پیش کرنے کے بعد پنڈت رام چندر صاحب سے مناظرہ کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ لیکن پنڈت جی نے اصول مناظرہ کے خلاف غیر موزوں شرائط پیش کر کے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ جسے تعلیم یافتہ ہندوؤں نے بھی ان کی کمزوری پر محمول کیا۔

آریوں کے جلسہ ختم ہونے کے بعد خاکسار نے جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ہندو مسلمان احباب نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے "وید الہامی ہیں یا قرآن مجید" کے عنوان پر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور نہایت پرزور دلائل و براہین سے ہندو کتب کے حوالجات کی بناء پر ثابت کیا۔ کہ موجودہ صورت میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے الہامی ہونے کا صحیح دعویٰ اگر کسی صحیفہ آسمانی کو اب حاصل ہے تو محض قرآن مجید ہی کو ہے۔ غرض جلسہ اپنے اغراض کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ سامعین تقریر سے بیحد محظوظ ہوئے۔ چند ہندو دوستوں نے کچھ اعتراضات پیش کئے جن کے جواب نہایت تسلی بخش دئے گئے۔ خاکسار۔ نصیر الدین احمد وکیل سکرٹری و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بیگوسرائے ضلع مونگیر

اخبار احسان کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" میں شائع ہوا ہے۔ کہ مسمی اللہ دوہایا احمدی ساکن گگھو نے محمد حسین کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا۔ مگر یہ سراسر جھوٹ اور افترا ہے عرصہ تین چار سال سے اللہ دوہایا صاحب کو مرگی کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوئی۔ اس سے پیشتر نہ تو مولوی محمد حسین نے مباہلے کا کہیں اعلان کیا اور نہ کبھی مباہلہ ہوا۔ اب فوت ہونے پر ایک جھوٹی بات بنا کر لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اخبار احسان میں غلط اعلان کرایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں محمد علی برادر زادہ اللہ دوہایا کے متعلق محمد حسین نے مشہور کیا ہے۔ کہ اس نے میرے روبرو احمدیت سے توبہ کی۔ یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ محمد علی مذکور نے جب کبھی بیعت ہی نہیں کی۔ تو اس کی توبہ کا کیا مطلب۔ خاکسار۔ علم الدین

احمدی احباب کو ضروری اطلاع

ایس ظہور احمد صاحب اینڈ سنز سیالکوٹ احمدی ہیں۔ اپنے تجارتی کاروبار کو وسعت دینے کے لئے ان کے ٹریولنگ ایجنٹس دورہ کرنے والے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ احمدی احباب اگر ان کی مناسب امداد ترقی تجارت کیلئے کریں۔ تو مجھے خوشی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ ایس ظہور احمد صاحب اینڈ سنز کا ٹریولنگ ایجنٹ جس جس شہر میں جائے۔ احمدی دوست اس کی پوری امداد کریں۔

ایک پریشان خاطر کے پراگندہ خیالات

گوجرہ میں سید عطاء اللہ صاحب کی تقریر

۲۰ اپریل۔ گوجرہ میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تقریر کی۔ جس کے چیدہ چیدہ فقرات درج ذیل ہیں۔

ہندوؤں اور سکھوں کو مخاطب کر کے کہا۔ میں تم سب کا سانجھا مشترکہ ہوں۔ مذہبی عقائد کی رو سے جو کسی کی مرضی ہو کرے۔ نہ تم ہمیں کچھ کہو نہ ہم تمہیں کہیں گے تم سب کو مرزا نے ولدالحرام کہا ہے۔ سب مل کر اس فتنے کو مٹادو۔

پھر کہا۔ اسلام میری صورت سے نہ دیکھو۔ اسلام مسلمانوں کی صورتوں سے نہ دیکھو کیونکہ اس موجودہ اسلام سے تو کفر ہی اچھا ہے۔ لیکن اگر میں زندہ رہا تو اس قادیانی فتنے کو مٹا کر رہونگا میرے لئے جیل کوئی نئی چیز نہیں ہے پہلے بھی چھ سال قید کاٹ چکا ہوں۔ خدا کی قسم اگر کئی بھوکے شیر مجھ پر چھوڑ دئے جائیں تب بھی میں یہی کہوں گا۔ کہ مرزا کذاب۔ دجال اور جھوٹا ہے میرا کام مقدمہ کے فیصلے کے بعد شروع ہوگا۔ میں اس نبوت کو نہیں چھوڑوں گا۔

میں حکومت سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ غلط کھیل کھیل رہی ہے۔ مرزائیوں کی سرپرستی کرنے پر وہ بھی نہیں بچے گی۔ مسلمانو! اپنی ہٹ پر قائم رہو۔ ٹلنا نہیں۔ ہم حکومت سے اپنے حقوق لینگے اگر خاموشی سے دیدے تو خیر ورنہ اسے مجبوراً دینا پڑیں گے۔ مرزائی ڈنڈے کو سلام کرنے والے ہیں۔ آج اگر کوئی انگریزوں سے طاقت و حکومت آجائے۔ تو یہ اس کے زیر سایہ نبی بن جائینگے ہندو بھائیو۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ درخت پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ مگر تم قرآن کے درخت کو دیکھو۔ ہمیں نہ دیکھو۔ ہم میں اسلام نہیں۔

(ایک ہندو سے) لالہ جی! اگر نبوت چلانے کی خواہش ہو تو ایک درخواست دیکر نبی بن جایئے۔ میں نے چوہدری ظفر اللہ کی لیاقت بھی دیکھی ہے۔ یونہی لوگ مشہور کر رہے ہیں۔ میں نے اس جیسا نالائق آدمی کوئی نہیں دیکھا۔ اس سے زیادہ تو میں خود ہی لائق ہوں۔ پھر کہا کہ "میں تمہیں اب بڑی اچھی اچھی باتیں بتاؤں گا۔ مگر پہلے یہ بتاؤ۔ کہ مجھے کیا دوگے؟" حاضرین میں سے کسی نے کہا "دعائیں"۔ اس پر شاہ صاحب کو آگ لگ گئی اور کہنے لگے "دعائیں"؟ کیا تم معین الدین چشتی ہو۔ میرے زخموں کے لئے تو دوا چاہیئے۔ اور وہ شعبہ تبلیغ کی مالی امداد ہے۔ اس موقعہ پر ایک احراری لونڈا بشیر احمد کچھ کہنے کے لئے اٹھا۔ تو "امیر شریعت" حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ذیل کا شعر خاص ادا سے پڑھ کر اسے بٹھا دیا۔ ؎

ابھی کم سن ہو رہنے دو کہیں کھو دو گے دل میرا تمہارے ہی لئے رکھا ہے لے لینا جواں ہو کر

پھر کہا۔ "مرزا غلام احمد لکھتا ہے اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دوسرے یہ کہ حکومت برطانیہ کی اطاعت حکومت کی غداری خدا اور اس کے رسول سے غداری ہے مگر غداری نہ کرتے ہوئے بھی اپنے مکہ یعنی قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرائی۔" اگر نبوت خدا کی رحمت ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ مسلسل رحمت بھی اچھی نہیں ہوتی۔ اگر میں دعا کروں کہ اے خدا ہمیشہ بارش برسا تو یہ نقصان دہ ہے۔ اور ہمیشہ دن رہے تو بھی نقصان دہ ہے۔ حالانکہ بارش خدا کی رحمت ہے مگر مسلسل رہنے سے زمینداروں کی اجناس خراب ہو جائے گی۔ اسی سلسلہ میں کہا۔ حضرت عیسیٰ آئیں یا نہ آئیں۔ ہمیں کوئی غرض نہیں۔ ان کا ماننا ایمان کا جزو نہیں۔ آخر میں چندہ کے لئے کاسہ گدائی دراز کرتے ہوئے کہا۔ ہم قادیان میں ایک ہائی سکول۔ ایک مبلغوں کا سکول۔ ایک لائیبریری اور ایک کانفرنس گاہ بنائینگے۔ بس پھر ان کی نبوت ختم سمجھو۔ اگر ہمارا وہاں سکول کھل گیا۔ تو ایک ایک مرزائی کے پیچھے تین تین لڑکے چھوڑ دئے جائینگے۔ جو کہیں گے کہ کرو توبہ ورنہ نہیں چھوڑینگے۔ وہاں سے

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل فہرست ہے۔ ان خریداروں کی جن کا چندہ ۱۶ اپریل ۳۵ء سے ۵ مئی ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن جن احباب کے ذریعہ روزانہ اخبار ہونے کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے۔ ان کے نام مئی ۳۵ء کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہونگے احباب وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ مینجر

۴۷۴۱ محمد اقبال حسین صاحب
۵۰۴ سلیمان صاحب
۲۶۶۲ بابو محمد شفیع صاحب
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۳۶۷ محمد اسماعیل صاحب
۵۴۸۸ محمد الدین صاحب
۵۴۱۵ ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب
۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۴۸۰ محمد عبداللہ صاحب
۵۵۰۰ ملک خدایار صاحب
۵۵۲۴ بابو رحمت اللہ صاحب
۵۵۴۳ محمد شریف خان صاحب
۵۵۵۷ برکت علی صاحب
۵۵۷۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۵۸۰ چوہدری عبداللہ خان صاحب
۵۵۹۶ مولوی رحمت اللہ صاحب
۵۶۱۳ ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۲۵ مسٹر محمد عمر خان صاحب
۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
۵۶۹۴ مولوی نور محمد صاحب
۵۷۴۳ محمد شریف صاحب
۵۸۲۰ طاہر الدین صاحب
۵۸۲۴ سعد اللہ خانصاحب
۵۸۳۹ بابو محمد خان صاحب
۵۸۴۹ چوہدری علی بخش صاحب
۵۸۵۹ شیخ غلام علی صاحب
۵۸۷۴ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۵۸۹۶ سید عبدالجبار صاحب
۵۹۱۳ بابو عبدالقدوس صاحب
۶۰۸۸ محمد اعظم صاحب
۶۱۳۰ گلزار احمد خان صاحب
۶۱۳۲ عبدالرشید خان صاحب
۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۲۴۳ محمد شفیع صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان

۶۳۰۱ شیخ حمید احمد صاحب
۶۳۰۴ شیخ محمد حسین صاحب
۶۳۲۰ سید غلام حسین صاحب
۶۳۲۱ محمد عالم صاحب
۶۳۲۷ کریم بخش صاحب
۶۳۲۸ سیٹھ ابراہیم یوسف صاحب
۶۴۲۶ چوہدری غلام احمد صاحب
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۴۸۳ شیخ محمد صدیق صاحب
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفےٰ صاحب
۶۵۹۲ محمد خان صاحب
۶۶۱۱ غلام قادر صاحب
۶۶۵۸ کریم بخش صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۰۴ سید محمد اشرف صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۳۶ خدا بخش صاحب
۶۷۴۵ غلام سرور خان صاحب
۶۸۳۸ مہر الدین صاحب
۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۸۸۰ محمد الیاس صاحب
۶۸۸۱ بابو کرامت اللہ صاحب
۶۹۰۳ اے ایچ حلیم صاحب
۶۹۱۱ عبدالکریم صاحب
۶۹۲۰ ملک بہادر خان صاحب
۶۹۲۴ دوست محمد صاحب
۶۹۳۲ میر عبدالرحمٰن صاحب
۶۹۶۱ بشارت احمد صاحب
۶۹۶۳ نذیر حسین صاحب
۷۰۰۱ منشی روزی خان صاحب
۷۰۲۱ چوہدری فضل احمد صاحب
۷۰۷۸ عبدالسلام صاحب
۷۰۸۲ ولی اللہ صاحب
۷۰۹۸ نور محمد صاحب
۷۱۲۸ محمد حسین خان صاحب

۷۱۲۸ غلام رسول صاحب
۷۱۳۱ امام الدین صاحب
۷۱۳۲ رشید احمد خان صاحب
۷۱۴۷ ثناء اللہ صاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۶۰ ایم مصاحب خان صاحب
۷۱۸۸ بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۰۴ چوہدری اللہ داد خانصاحب
۷۲۱۴ محمد عبدالسمیع صاحب
۷۲۴۵ منشی رحیم الدین صاحب
۷۲۵۳ بابو خورشید احمد صاحب
۷۲۵۶ محمد اکبر صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۲۸۵ سلطان احمد صاحب
۷۲۹۶ آئی ایم خان صاحب
۷۳۰۷ محمد علی صاحب
۷۳۲۹ آنریبل خان بہادر محمد الدین صاحب
۷۳۵۵ ملک شیر بہادر خان صاحب
۷۴۰۷ چوہدری عبدالحمید صاحب
۷۴۱۱ شیخ علی گوہر صاحب
۷۴۱۳ شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۴۹۵ محمد حنیف صاحب
۷۵۲۷ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۳۰ محمد ابراہیم صاحب
۷۵۴۲ عبدالحمید صاحب
۷۵۵۸ ملک حسن محمد صاحب
۷۵۶۳ ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۵۸۹ خان بہادر ایس رحمت اللہ صاحب
۷۶۲۹ محمد یعقوب صاحب
۷۶۳۹ اسرار محمد و ابرار محمد صاحب
۷۶۵۵ دی سکرٹری صاحب مونٹی بانی
۷۶۸۷ چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۵ ملک نادر خان صاحب
۷۷۲۶ فیض احمد صاحب
۷۷۴۵ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۵۵ خواجہ عبدالغفار صاحب
۷۷۶۸ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۲ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۷۷۸۳ نور حسن صاحب
۷۷۸۶ سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۷۸۸ حکیم فضل الدین صاحب
۷۷۹۰ محمد صادق صاحب
۷۸۹۳ محمد عظیم صاحب

۷۸۳۴ مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۸۴۰ پیر عبدالعلی صاحب
۷۸۵۸ ملک گل محمد صاحب
۷۸۵۹ حاجی غنی موسیٰ صاحب
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۱ مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۰ مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۲۳ بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۲۸ سید سعید احمد صاحب
۷۹۳۸ عبدالمجید صاحب
۷۹۴۲ اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۵ محمد زمان خان صاحب
۷۹۴۶ محمد اکرم صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
۷۹۶۹ چوہدری لعب الدین صاحب
۷۹۸۰ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۷۹۸۱ نواب ادیب یار جنگ بہادر
۸۰۰۵ عطاء الٰہی صاحب
۸۰۲۰ محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۳۶ نصیر احمد خان صاحب
۸۰۴۲ محمد کٹی صاحب
۸۰۴۸ محمد احمد صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۱۲۸ چوہدری عزیز اللہ خان صاحب
۸۱۴۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۱۷۵ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۱۹۹ خان زادہ امیر اللہ خان صاحب
۸۲۲۹ چوہدری غلام حسین صاحب
۸۲۴۲ ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۲ محمد تجمل احمد صاحب
۸۳۱۰ امام الدین صاحب
۸۳۱۸ جمعدار فیروز الدین صاحب
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۳۲۳ فضل محمد خانصاحب
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۳۲۷ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب
۸۳۳۹ ایم کے یوسف حسین صاحب
۸۳۴۸ کریم بخش صاحب
۸۳۵۳ ماسٹر کالے خان صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو (فارموسا) ۲۲ اپریل - کل جنوب مغربی علاقہ میں چھ بجے صبح کے وقت سخت زلزلہ آیا - گورنر جنرل کی شائع کردہ اطلاع مظہر ہے - کہ تین ہزار اشخاص ہلاک اور گیارہ ہزار چار سو کے قریب زخمی ہوئے - دس ہزار مکانات پیوند زمین ہو گئے - اور گیارہ ہزار کو نقصان پہونچا ہے - تمام سڑکیں ملبہ سے اٹی پڑی ہیں اور مصیبت زدہ انسان مصروف آہ و بکا ہیں - زلزلہ کی وجہ سے نیل کے کھیتوں میں آگ لگ گئی - دو صوبے بالکل اجڑ گئے ہیں:

کانپور - ۲۱ اپریل - آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے کھلے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی - جس میں کراچی کے مسلمانوں پر گولی چلانے کے فعل کو مستحسن قرار دیا گیا نیز ایک قرارداد منظور کی گئی - کہ حکومت مساجد کے سامنے باجہ بجانے سے اگر ہندوؤں کو منع کرتی ہے - تو اُسے چاہئے مسلمانوں کو مندر کے سامنے باجہ بجانے سے بھی منع کر دے:

وائنا - ۲۱ اپریل - آسٹریا کے چانسلر نے آج رات آلات نشر صوت کے ذریعہ اپنے اہل ملک کو یہ پیغام دیا - کہ مستقبل قریب میں فوج کی جبری بھرتی پر دس لاکھ سٹرلنگ خرچ کیا جائے گا -

لاہور - ۲۱ اپریل - انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں کل ۵۴ ہزار آٹھ سو نو روپیہ چندہ ہوا - جس میں سے ۳۵ ہزار نقد وصول ہو گیا ہے - اور باقی وعدے ہیں -

علی گڑھ ۲۱ اپریل - یونیورسٹی کورٹ نے اتفاق رائے سے خان بہادر مولوی عبد الرحمن خان شیروانی ایم - ایل سی کو اعزازی خازن مقرر کیا ہے -

کونٹائی ۲۱ اپریل - ایک ہریجن کے درخت پر چڑھکر بیٹھ جانے کی اطلاع ایک گزشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے - یہ شخص اب درخت پر سے نیچے اُتر آیا ہے - جب درخت کے کچے ناریل ختم ہو گئے - تو پولیس نے لوگوں کو اسے کوئی چیز کھانے کے لئے پہونچانے سے منع کر دیا - اس کا خاطر خواہ اثر ہوا - اور وہ شخص نیچے اتر آیا -

بنارس - ۲۱ اپریل - کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کے لئے انگلستان میں ایک وفد لے جانے کے لئے پنڈت مالویہ اپنی صحت کی خرابی کے باوجود مُصر ہیں نگران کے دوست انہیں اس سے روک رہے ہیں:

برلن - ۲۰ اپریل - ہر ہٹلر کی ۴۷ ویں سالگرہ وسیع پیمانہ پر بڑی دھوم دھام سے منائی گئی - جنگِ عظیم کے بعد فوج کی اس قدر نمائش کبھی نہ ہوئی تھی - ملک معظم کی طرف سے بھی ہر ہٹلر کو پیغام تہنیت بھیجا گیا

لندن - ۲۲ اپریل جنیوا میں فرانس اور روس کے معاہدہ کی ترتیب قریب تکمیل ہو چکی ہے - صرف ایک پیرا ہے - جس کی تاحال حکومت روس نے منظوری نہیں دی - اور وہ یہ کہ اگر فرانس پر کوئی حکومت بلا وجہ حملہ کر دے - تب بھی فرانس معاہدہ لوکارنو کی شرائط کے ماتحت جرمنی کی طرح رائن کی سرحد کا احترام رکھے گا:

لاہور ۲۱ اپریل - آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس نواب سعید احمد خان صاحب آف چھتاری کی صدارت میں شروع ہوا - نواب سر عبد القیوم - سر غلام حسین ہدایت اللہ اور دوسرے مقتدر مسلم لیڈر موجود تھے - ایک قرارداد منظور کی گئی - جس میں حادثہ کراچی کی تحقیقات کرانے سے حکومت کے انکار کی مذمت کی گئی - اور مطالبہ کیا گیا - کہ ضرور اس کی تحقیقات کرائی جائے مقتولین کے پسماندگان اور مجروحین کی امداد کے لئے حکومت سے وظائف مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا -

لاہور - ۲۱ اپریل - آج انجمن حمایت اسلام کا دوسرا اجلاس بعد دوپہر شیخ اصغر علی صاحب ریٹائرڈ فنانشل کمشنر کی صدارت میں شروع ہوا - تو بعض احراری شر انگیزوں نے کھڑے ہو کر شور مچانا شروع کر دیا - اور مطالبہ کیا - کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کے خلاف قرارداد منظور کی جائے - رضاکاروں نے شور مچانے والوں کو باہر نکالنے کی کوشش کی - اور اس وجہ سے کچھ کشمکش بھی ہو گئی منتظمین نے پولیس بلائی - مگر بعض لوگوں نے اس کو ناپسند کیا - اس لئے واپس کر دی گئی - انجمن کے سیکرٹری صاحب نے اپیل کی - کہ یہ اجلاس اسلامیہ کالج کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے - میں آپ سے اسلامی اخلاق اور مروت کی بناء پر اپیل کرتا ہوں - کہ ہمیں جلسہ کرنے دیں - پچاس سال سے کبھی ایسے ریزولیوشنز اس جلسہ میں پاس نہیں کئے گئے - قریشی صاحب نے مقدس ہستیوں کا واسطہ دیتے ہوئے ان کو خاموش کرنے کی کوشش کی - مگر وہ باز نہ آئے - اس پر پھر سیکرٹری صاحب کھڑے ہوئے اور کہا - کہ جب تک کونسل منظوری نہ دے یہاں کوئی ریزولیوشن پیش نہیں ہو سکتا - اس لئے خدا کے لئے آپ لوگ جلسہ ہونے دیں - یہ تقریر کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے - مگر ان اشرار پر کوئی اثر نہ ہوا - اور وہ برابر شور مچاتے رہے - اس لئے اراکین انجمن سٹیج کو خالی کر کے چلے گئے:

بمبئی ۲۱ اپریل - سوشلسٹ کانگریس جبل پور میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی سرگرمیوں کے خلاف جنگی تیاریاں کر رہی ہے - اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پارلیمنٹری پارٹی کے خلاف قرارداد منظور کرانا چاہتی ہے

پشاور میں بخارا کے علاقہ کے جو تاجر آتے ہیں - ان کا بیان ہے - کہ جاپان کی دعوت پر مصطفےٰ کمال پاشا نے جاپان آنا منظور کر لیا ہے - اور وہاں سے ہوتے ہوئے آپ ایران - عراق - عرب - افغانستان اور ہندوستان کا بھی دورہ کریں گے - جو ان ممالک کے ساتھ دوستانہ روابط و اتحاد قائم کرنے کی غرض سے ہو گا -

صوفیہ ۲۱ اپریل - بلغاریہ اسوقت سخت سیاسی خطرات میں ہے - مخالف پارٹی کے بعض مقتدر ارکان کو سیاسی جرائم کی وجہ سے گرفتار کرنے پر جو شورش پیدا ہوئی - اس کی وجہ سے کابینہ وزارت مستعفی ہو گیا - اگرچہ ایک نیا کابینہ مرتب ہو گیا ہے - تاہم کامل امن و سکون تاحال قائم نہیں ہوا - اور نہ ہی بادشاہ کی ہردلعزیزی میں کوئی اضافہ ہوا ہے -

جام نگر ۲۰ اپریل - ایک مسلمان میمن سوداگر کا انتقال ہو گیا ہے - جس نے اپنی زندگی میں بیس لاکھ روپیہ خیراتی کاموں پر صرف کیا تھا:

امرت سر ۲۲ اپریل - آج یہاں سونے کا بھاؤ ۳۶/۹ اور چاندی کا -/۲/۴۷ تھا گندم موجودہ کا نرخ ۲/۳/۶ ہے اور گندم ہاڑ ۲/۵/۶ - کپاس -/۲/۱۴ - روئی -/۱۴/۱۱ اور بنولہ ۲/۱/۷ -

ٹرنکوبار - ۲۰ اپریل - رات کے وقت بعض لوگ گھانڈ کی ۶۵ بوریاں فرانسیسی علاقہ سے برطانوی ہند میں خفیہ طور پر لا رہے تھے کہ چنگی والوں نے بھانپ لیا - اور انہیں جا کر روکا - پہلے تو وہ مزاحمت پر آمادہ ہوئے - لیکن بعد میں بوریاں چھوڑ کر فرار ہو گئے -

نیروبی ۲۲ اپریل - دو فرانسیسی ہوا باز مڈغاسکر سے فرانس تک پرواز کا ریکارڈ قائم کرنے کی غرض سے پرواز کر رہے تھے کہ کلامن جارو کی پہاڑیوں کے قریب زبردست آندھی نے انہیں گھیر لیا - جہاز نیچے گر گیا جس سے ایک ہوا باز ہلاک اور ایک مجروح ہوا

لندن - ۲۰ اپریل - جن چودہ حکومتوں نے جنیوا میں جرمنی کی جبری بھرتی کے خلاف قرارداد مذمت منظور کی تھی - ان سب کو جرمنی نے اپنا پروٹسٹ نوٹ بھجوا دیا ہے حکومت ڈنمارک کے نمائندے نے چونکہ رائے نہیں دی - اس لئے اُسے یہ نوٹ نہیں بھیجا گیا -

بمبئی ۲۲ اپریل - مسٹر جناح نے یورپ کو روانگی سے قبل مسلم طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ مسلمانوں کی پوزیشن بہت نازک ہے - ہندو مہاسبھا کی پالیسی کامل ہندو راج کا قیام ہے - اور مسلمانوں کیلئے اس کے ساتھ کام کرنا سخت مشکل ہو رہا ہے - مسلمان حب الوطنی میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں - اور اسمبلی میں پبلک مفاد کی تائید کرتے رہے ہیں - کانگریس لیڈروں کو چاہئے کہ ہمیں یقین دلا دیں کہ سوراج ہندو حکومت نہیں بلکہ ہندوستانی حکومت ہو گی جس میں ہمارے حقوق کامل طور پر محفوظ ہونگے:

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی